مطبوعات

آج کے بچے کل کے جوان | مرتب: جناب طالب الہاشمی۔ ناشر: صابر قرنی، مینجنگ ڈائریکٹر حسنات اکیڈمی (پرائیویٹ) لمیٹڈ، منصورہ، ملتان روڈ لاہور۔ صفحات: ۱۴۴ قیمت: ۱۵/ روپے۔

پہلے پہل میں نے اسے ایک سرسری کتاب سمجھا، کیونکہ طالب ہاشمی صاحب کی استادانہ تصانیف کا دائرہ دوسرا رہا ہے۔ مگر پڑھنے پر معلوم ہوا کہ موضوع کا کوئی ماہر بات کر رہا ہے۔

طالب صاحب توجہ دلاتے ہیں کہ تربیت کا کام ایک دن کے بچے سے شروع ہو جاتا ہے۔ میرے خیال میں بعض ماہرین کا کہنا ہے کہ پورا جنینی دور بھی تربیت کے دائرے میں آتا ہے۔

بہت سے ضروری پہلوؤں پر جو باتیں طالب صاحب نے سامنے رکھی ہیں، ان کے ساتھ نفسیاتِ اطفال کی روشنی شامل ہے۔ مثلاً بچے کو جھوٹ سے بچانے کے سلسلے میں لکھتے ہیں کہ "اس بیماری یا عادت کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ بچے کے والدین، بڑے بہن اور بھائی یا قریبی رشتہ دار اس کے سامنے بڑی بے تکلفی سے جھوٹ بول دیتے ہیں۔ مثلاً آپ سے کوئی ملنے آتا ہے، آپ اس سے ملنا نہیں چاہتے تو آپ بچے سے کہتے ہیں کہ جاؤ اور کہہ دو، ابا گھر پر نہیں ہیں۔ لیجیے، آپ نے بچے میں جھوٹ بولنے کی عادت کی بنیاد رکھ دی" (ص ۳۱)۔

کئی غلط باتیں ہم لاپروائی میں بچوں کے سامنے کرتے ہیں۔ مثلاً ہم ایک لباس یا تصویر کی ہیئت یا کسی کردار یا شخص کی تعریف کرتے ہیں۔ قدرتی طور پر بچے کے ذہن میں اس کی اچھائی کا نقش بیٹھ جاتا ہے۔ حالانکہ آپ نے محض نمائشی اور سرسری طور پر تعریف کی تھی۔ اسی طرح متضاد باتوں کا جمع کرنا بچوں کو الجھن میں ڈال دیتا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ امانت اچھی چیز ہے۔ مگر آپ کا دوسرا بھائی بھتیجا سامنے بیٹھا ہوا یہ کہتا ہے کہ آج کل کے چور لوگوں کے ساتھ دیانت داری سے کام نہیں چلتا اور آپ

تائید کر دیتے ہیں۔

کتاب کی یہ خوبی ضرور سامنے لائی جانی چاہیے کہ بکثرت مقامات پر احادیث اور اسوۂ رسولؐ سے رہنمائی اخذ کی گئی ہے اور دینی حکمت آج کل کی عقلِ عیار سے زیادہ تربیتِ اطفال کے اہم اسباق مہیا کرتی ہے۔ اس کے مختلف ابواب میں مختلف خوبیوں اور خرابیوں کو بیان کیا گیا ہے۔ ان کو حادثات سے بچنے کی رہنمائی دینے اور صحت و صفائی اور شائستگی کے اصول سکھانے کے لیے بھی روشنی مہیا کی گئی ہے۔

پی ۔ ایس ۔ او ریویو کا خصوصی سیرت نمبر

تحقیق و تحریر: جناب مصباح الدین شکیل ۔ ناشر: پاکستان اسٹیٹ آئل کمپنی لمیٹڈ
پتہ: داؤد سنٹر، پوسٹ بکس نمبر ۳۹۸۳ ۔ کراچی۔

پاکستان کی زمین سے "سیال سونے" کو نکالنے والی کمپنی پاکستان اسٹیٹ آئیل، دلوں کے اندر بادۂ نور انڈیلنے کا کام بھی کرتی ہے۔ "تیلیوں" کی اس برادری کے کارپردازوں نے اپنی خدمات سے یہ محسوس کرایا ہے کہ وہ جیسا جذبہ پاکستان کی خدمت کا رکھتے ہیں ویسا ہی اسلام کی خدمت کا بھی۔ اور ایک اسلامی مملکت و معاشرہ کے اداروں کو ایسا ہی ہونا چاہیے کہ ان کے کام سے اسلامیت نشوونما پائے۔ تیل کی دھارا اور علم کا دھارا یا معدنی دولت کی نہر کے ساتھ ساتھ ایمان کا یم بیکراں بھی رواں دواں ہونا چاہیے۔

۱۹۸۴ء سے اس کمپنی نے سیرت پر ریسرچ کا کام شروع کیا اور اس کے لیے ایک مستقل شعبہ کا قائم کیا۔ اسی شعبہ کے ذریعہ سیرتِ احمد مجتبٰیؐ کی جلد اوّل (مکی دور) کا کام مکمل کر لیا۔ اور اس پر پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف لائبریری ایجوکیشن لاہور نے سیرت ایوارڈ ۱۹۸۷ء دینے کا اعلان کیا۔ بعد میں جب شاہ مصباح الدین شکیل نے اس کام کو "ظہورِ قدسی سے مسجد قبا تک" کی شکل میں پیرایۂ کتاب میں پیش کیا۔ تو نیشنل کونسل آف کلچر اینڈ آرٹس، کراچی نے اس کتاب کو ۱۹۸۹ء کا پہلا انعام دیا۔

اس سال (۱۹۸۸ء) کمپنی کی طرف سے اپنے کچھ مزدوروں اور نائبین کو فریضۂ حج کے لیے بھجوایا گیا۔ اس موقع پر پی ۔ ایس ۔ او ریویو نے رہنمائے حجاج کے طور پر خاص شمارہ "حرم سے حرم تک" شائع کیا پھر ۱۴۰۹ھ ہی میں "مسجد قبا سے میدانِ بدر تک" کے ابواب سیرت شائع کیے۔ اس سے اگلا حصہ "میدانِ بدر

سے غزوۂ خندق تک" پیش کیا جو اس وقت پیشِ نظر ہے۔

ضروری معلومات بہم، انداز تحقیق برقرار، مندرجات کے لیے حوالے، ایغلی عنوانات میں ادبی لطافت دکھیں کہیں مشہور مصرعے یا ان کے اجزاء، عام فہم زبان، ادبیت کا معیار قائم، نقشوں اور فوٹوؤں کے ذریعے واقعات کی تفہیم، غیر فرقہ وارانہ نقطۂ نظر — ان خوبیوں کے بعد اور ہم آپ کیا چاہیں گے!

خدا ایسے اچھے کام کرنے والوں کو جزا دے اور مزید توفیقِ حسنات دے۔

نمازِ پیمبرؐ | از جناب الشیخ محمد الیاس فیصل، مدینہ منورہ - ناشر: مشتی پبلیکیشنز، لاہور۔
صفحات: ۳۰۴ مجلد، سنہری ڈائی - قیمت: ۳۹/- روپے۔ پتہ درج نہیں۔

اِس سلسلے کی متعدد کتب وقتاً فوقتاً نظر سے گذریں - مثلاً "صلوٰۃ النبیؐ" یا "صلوٰۃ الرسولؐ" وغیرہ - اب یہ نئی کتاب نمازِ پیمبرؐ کے نام سے پیش نظر ہے - موضوع کے لحاظ سے یہ نہایت ضروری ہے کہ حضورؐ کی نماز (عملاً مع ارشادات) کی تصویر بچے بچے کے سامنے رہے - پس اصولاً یہ کتاب بھی ایک اچھی کتاب ہے۔ اور نماز کے متعلق بیشتر مسائلِ فقہی سمجھ میں آنے ہیں۔

مگر اب تک ایسی جو کتابیں میں نے دیکھی ہیں ان میں یا تو سلفی نقطۂ نظر ایسے انداز سے پیش کیا گیا ہے کہ لازمی طور پر کوئی دوسرا فریق زد میں آتا ہے، یا حنفی مسلک کو لیا گیا ہے تو پھر گفتگو میں خاصی چوٹ سلفیت پسندوں پر ہوگی - اس کتاب میں بھی حنفیت کا رنگ غالب ہے اور سلفی گروہ ہدف ہے - یہ طرزِ تحریر و تقریر ہی ختم کر دینا چاہیے - کیونکہ برسوں کی اس بحثا بحثی سے تفرقہ گھٹا نہیں، بڑھا ہے - آپ جس بھی مسلک پر ہوں، ایک تو یہ خیال رکھیں کہ آپ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویرِ عبادت و سیرت پیش کر رہے ہوں - آپ کی طرف سے اپنا "اقول" الگ رہنا چاہیے - دوسرے یہ کہ بات اصولی اور مثبت طور پر کریں کہ یہ شرائط وضو ہیں، یہ فرائض نماز ہیں، یہ کچھ پڑھا جانا چاہیے (دوسروں سے تعرض کو چھوڑ دیں)۔

تفصیلی مسائل مندرجہ پر بحث کرنے کی گنجائش نہیں۔

ٹوٹی ہوئی اینٹیں | جناب سید اسعد گیلانی - شرکائے ترتیب - پروفیسر آسی ضیائی، ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، سعد بن سعد ایم اے - ناشر: الفیصل ناشران وتاجران کتب، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور - خوبصورت طباعت، مجلد مع رنگین گردپوش - صفحات: ۲۳۲ - قیمت: ۴۵/ روپے

یہ حلقۂ ادبِ اسلامی کے علمبردار محترم سید اسعد گیلانی صاحب کے منتخب افسانوں کا مجموعہ ہے، جو پیشِ نظر ہے - اسعد صاحب جیسے زود نگار کی نصف صدی پر پھیلی ہوئی افسانوی تحریروں میں سے ۱۷ افسانوں کا انتخاب کیا گیا ہے - بقول مؤلف یہ اخلاقی قدروں کی حامل معاشرتی کہانیاں ہیں - اسعد صاحب کی کہانیوں کے عنوانات ہی سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ وہ کس طرح نو بہ نو فنی راستے نکالنے پر قادر ہیں - مثلاً: ایک عورت دو ملک، آدم کے تین بیٹے، لاشوں کا شہر، کیڑے مکوڑے، ٹوٹی ہوئی اینٹیں وغیرہ - پھر اسعد صاحب کے تلاش کردہ اور محفوظ کردہ یا تخلیق کردہ کردار اور اس کے ساختہ احول اور واقعات کے اُتار چڑھاؤ میں کمی آنے پر اُسے پورا کرنے کے لیے خوبصورت الفاظ کے اندر خوبصورت خیالوں اور خیالوں میں جھلملاتے ہوئے خوبصورت جذبوں کا بہاؤ - مثلاً "ٹوٹی ہوئی اینٹیں" کو بغور پڑھیے جو مرکزی کہانی ہے - اس میں محمود اور حیات بیگم اور قادر کے کرداروں کو غور سے دیکھیے - ہلکے سے پلاٹ کے پس منظر میں ایک بڑی طوفانی داستان دکھائی دیتی ہے - اس کہانی کا پہلا فقرہ پڑھیے! "بابو جی! ایک پیسہ دو، بابو جی! وَن پائس، وَن آنہ! (ص ۱۲۵) ذرا یاد کیجیے ایسے لفظوں میں مانگنے والے کردار آپ نے بسوں اور چھوٹے ہوٹلوں کے آس پاس دیکھے ہوں گے - کتنا نیچرل انداز ہے - پھر ایک اور فقرہ سُنیے! ایک طرف سے آواز آتی ہے: "یہ دُنیا ہے طوفان میل" گھٹیا فلمی گانے الاپنے والی نوعمر مخلوق آپ کی نگاہوں میں آجائے گی - ایک کردار خود گفتاری کے عالم میں کہتا ہے کہ "اے انگریز کے چھوڑے ہوئے مکروہ نظامِ معیشت کے محافظو: بتاؤ کہ خودداری میں زیادہ طاقت ہوتی ہے یا بھوک میں؟" (ص ۱۲۷) بھیک مانگنے والی بچی حیات بیگم کے بارے میں کہانی کہتی ہے کہ شرفا کو فرصت نہیں کہ "قصرِ ملت کی اس ٹوٹی ہوئی اینٹ پر توجہ کرتے" (ص ۱۲۹) یہ صفحہ پورا ہی ادب وفن کی زیادہ جھلملاہٹیں رکھتا ہے - اور یہ فقرہ کہ اس کے تو سب ماموں بن جاتے ہیں - (ص ۱۳۲) کتنی کاٹ ہے اس ذرا سی بات میں - اور محمود کو ماموں کے اس لفظ میں شدید تعفن کا احساس ہوا - وہ کہتا ہے کہ مجھے ماموں نہ کہنا - اب تو اس فقرے کی ضرب سے گویا خون ہی بہنے لگ گیا ہے - پھر جب قادر کہتا ہے کہ میں اپنی بہن حیات بیگم کو کندھوں پر اُٹھا کر پاکستان لایا تھا تو لڑکی

"تنک کر کہتی ہے کہ بڑے آئے قائداعظم: کیسے کیا شان ہے اس تیکھے نشتری جواب کی (ص ۱۳۲) کہانی کے خاتمے پر محسوس یوں محسوس کرتا ہے کہ جیسے آنے والی ساری نسل کاسۂ گدائی لیے دُنیا کے چوراہے پر بھیک مانگنے کے لیے چلی جا رہی تھی (ص ۱۳۵)، کہیے پوری قوم کو جگانے کے لیے تیشے کا سا یہ ڈھنگ مناسب ہے یا نہیں! اور پھر "انگریز کی چھوڑی ہوئی ان چھچھوندروں نے قصرِ ملت کی بنیادیں کھود ڈالی ہیں" ۔ "ان بنیادوں پر ایک ایک اینٹ اس کے سامنے بکھری ہوئی پڑی تھی —— اِن چھچھوندروں کا سر کچلنا ہی پڑے گا اس کے عزم نے کہا"

یہ تو کہانی کا خاکہ بھی نہیں، محض ایک جھلاہٹ دکھائی ہے۔ اگر وقت اور جگہ کی محدودیت مانع نہ ہوتی تو میں ایک ایک کہانی کا خاکہ مع تجزیہ کے لکھتا اور تنقیدی اشارات بھی عرض کرتا۔ اہلِ ذوق خود لے کر پڑھیں۔

اسلامی قیادت | از جناب خرم جاہ مراد، نائب امیر جماعتِ اسلامی پاکستان۔ ناشر: اسلامک پبلیکیشنز، لاہور (۱۳۔ ای شاہ عالم مارکیٹ)۔ قیمت ۱۱/۲۵ روپے۔

ہمارے اکثر قارئین کو معلوم ہے کہ خرم جاہ مراد صاحب ہمارے بلند مرتبہ دانشور ہیں۔ انہوں نے ایک اہم موضوع کو چھیڑا، اس پر قرآن اور رسالت کی رہنمائی بڑی خوبی سے پیش کی۔ ۹۶ صفحات کے اس پمفلٹ سے بہت استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ البتہ اسلامی قیادت کے متعلق مخالفین کی اُٹھائی ہوئی ایک اہم بحث جو نظرانداز ہوتی چلی آتی رہی، اس کی تنقیح خود ہمارے ذہین لوگوں کو کرنی چاہیے۔ اور وہ یہ ہے کہ جس درجہ کی شدید اطاعت قیادت کے لیے طلب کی گئی ہے اس کے مقابلے میں قیادت کے لگاڑ کی مختلف شکلوں کی صورت میں حل کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ حالتِ انتشار سے نظم میں لاتے ہوئے اولین مسلمانوں کو جو پُرزور ہدایات دی گئیں ان کی شرح کرنے والوں نے بات اور بھی دُور تک پہنچا دی اور دوسری طرف حضورؐ نے فاسد قیادت کی زد سے بچنے بچانے کے لیے جو کچھ فرمایا وہ اتنا دب دبا گیا کہ اس پر سرے سے کوئی تشریح و تفصیل موجود نہیں۔ خصوصاً آج کل کے نئے تجربات کی روشنی میں یہ پہلو بہت غور طلب ہے۔ اسلام کا نظام بہرحال پیری مُریدی کا نظام نہیں ہے۔

تاہم خرم جاہ مراد جیسے مخلص دانشور رفیق نے جو دینی موادِ مطالعہ بڑی خوبصورتی سے پیش کیا ہے ہم اس کے لیے ان کے ممنون ہیں۔

MUSLIM YOUTH IN THE WEST

از جناب خرم جاہ مراد - ناشر: اسلامک فاؤنڈیشن - ۲۲۳ - لندن روڈ، لائسسٹر - LE2 1ZE U.K قیمت نامعلوم -

اس خوشنما طباعت سے آراستہ انگریزی پمفلٹ میں بہت بڑے مسئلے پر گفتگو کی گئی ہے کہ مغربی ممالک میں نوجوان نسلوں کی تعلیم کی کیا شکل اختیار کی جائے کہ لادینی نظامِ حیات اور مخالف اسلام ماحول کے زیر اثر رہنے والے ہمارے نوجوان بچے بچیاں کس طرح ایمانی، اخلاقی اور تہذیبی تباہی سے بچ سکتے ہیں۔ مراد صاحب محض "بچاؤ" کے بجائے غلط کلچر کے سمندر میں اسلامی کلچر کے جزیرے ابھارنا چاہتے ہیں جو پھیلتے چلے جائیں۔ یعنی مسلمانوں کو اپنی پوری کمیونٹی لائف کو ہر پہلو سے از سرِ نو تعمیر کرنا ہوگا۔

سنتِ رسولؐ کیا ہے اور کیا نہیں ہے

از جناب محمد عاصم الحداد (مصنف و ناشر)۔ واحد تقسیم کار - اسلامک پبلشنگ ہاؤس - ۲ - شیش محل روڈ۔ لاہور - صفحات ۹۷، سرورق سادہ۔ قیمت درج نہیں۔

برادرم محمد عاصم الحداد مولینا مسعود عالمؒ (دارالعروبہ) کے خاص تربیت یافتہ ہیں اور ان کی ذات عُروبت و سلفیت کا سنگم ہے۔ پہلے وہ فقہ السنہ نامی کتاب لکھ چکے ہیں۔ مولانا مودودیؒ کے سفرنامہ ارض القرآن کے بھی مرتب وہی ہیں۔ وہ جب سے سعودی عرب سے آئے ہیں، برابر امید لگی رہی کہ یہاں نیا دور شروع کرتے ہوئے کب اس درختِ فضیلت کا کوئی ثمر سامنے آتا ہے۔ سو خوشی کی بات ہے کہ انہوں نے سنتِ رسولؐ کے موضوع پر محبانِ دین کو روشنی بہم پہنچانے کا سامان کیا۔ باب ۱ تا ۶ میں سنت اور حدیث کی تعریف سے لے کر حدیث کی اقسام، (صحیح، حسن، ضعیف) اور پھر ان کی متفرعات کا بیان ہے۔ بہت مفید اور ضروری۔ باب ہشتم میں صحت و شہرت کے لحاظ سے کتب حدیث کی درجہ بدرجہ فہرست دی گئی ہے۔ ساتواں باب زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اس کے حصہ ۱ میں یہ بتایا گیا ہے کہ حنفیہ اور مالکیہ بعض صحیح احادیث کو رد کرنے کے لیے (مطابق بہ نظریۂ مؤلف) کن اصول کو ذریعہ بناتے ہیں۔ حصہ ۲ میں ضعیف احادیث کو صحیح قرار دینے کے لیے (مطابق بہ استدلال مولف) حنفی علماء کے اختیار کردہ تازہ اصول کیا ہیں۔

اول تو یوں بھی کتابوں کے مندرجات کی تفصیل میں جانا ممکن نہیں ہوتا۔ پھر خالص علمی و تحقیقی بحثیں اور پیش کرنے والی شخصیت صاحبِ فضیلت۔ لہٰذا بحثوں سے میں کوئی تعرض نہیں کر رہا۔ مجموعی طور پر بہت مفید پاتا ہوں۔ البتہ میرا ذہن اس بات کو قبول نہیں کر سکا کہ سلفیت کے مقام سے آخر حنفیت پر بحث کرنا کیوں ضروری ہے۔ جبکہ اس طرح کی بحثا بحثی مدتوں سے ہو رہی ہے لہٰذا اس کا نتیجہ آپس کی دوری ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ ایک

تو مسند تحقیق پر جگہ پانے والوں کو کسی جج کی طرح ہونا چاہیئے - نہ اِدھر کا لحاظ ، نہ اُدھر کوئی کد - بحثوں اور تفرقوں کی ماری اس امت میں کیوں نہ خالص اصولی اور مثبت طریق سے حقائق کو واضح کیا جائے - مثلاً ص ۶۶/۶۷ پر دس درہم مہر والی روایت ہے - اس پر لکھا جا سکتا ہے کہ حضرت جابر سے روایت شدہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے اگر کوئی صحیح مانے تو مہر کی کمی بیشی کے جواز کے متعلق ان کے فتوے کو بھی سامنے رکھے - اس طرح سارا کلام بغیر کسی گروہ سے تعرض کئے ہو سکتا ہے - باقی رہا اس طرح کی بحثوں پر کسی ردِعمل کا مسئلہ ، سو لوگ جواب دیتے رہیں گے۔

کتاب کے مندرجات پر دفتر کے احباب سے بات کرتے ہوئے یہ بات سامنے آئی کہ مولف سے ایک مقام پر (ص ۹۴) تسامح ہوا ہے - انہوں نے معالم السنن کو امام منذری کی جانب منسوب کر دیا ہے۔ "معالم السنن" سننِ ابی داؤد کی شرح ہے جو علامہ ابو سلیمان الخطابی کی تصنیف ہے - امام المنذری نے سننِ ابی داؤد کا اختصار "مختصر سننِ ابی داؤد" کے نام سے مرتب کیا ہے - نیز المنذری نے ایک مجموعۂ حدیث "الترغیب والترہیب" کے زیرِ عنوان تالیف فرمایا ہے -

---

مولانا عبدالغفار حسن صاحب کے تین ۳ پمفلٹ

مولف : محترم مولانا عبدالغفار ، پروفیسر مدینہ یونیورسٹی ، مملکتِ عربیہ السعودیہ

ناشر : رباط العلوم الاسلامیہ - ۲۷۸ - عالمگیر روڈ ، کراچی نمبر ۵ -

۱ - دین میں غلو - قیمت درج نہیں - یہ پمفلٹ گویا تشریح ہے آیت لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ کی - (المائدہ - ۷۷) - دین کے اُصول و احکام ایک توازن و اعتدال یا توسط پہ قائم ہیں ، "المیزان" کی طرح ہیں - (لَا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ) - ان میں جب بھی افراط و تفریط سے کام لیا گیا ، کسی اُصول یا جذبے یا حکم کی اہمیت اس کی اصل حد سے گھٹا دی یا بڑھا دی گئی ، لازماً دین میں بگاڑ پیدا ہوا - حتیٰ کہ شرک کے ظہور کا راستہ بھی یہی ہے - اس حقیقت کو مولانا عبدالغفار حسن صاحب نے آیات و احادیث اور واقعاتی مثالوں اور عقلی دلائل سے بخوبی واضح کر دیا ہے -

۲ - خطبۂ نکاح کی تشریح ، اور مسلم معاشرہ میں خواتین کا احترام - (قیمت معلوم نہیں) مضمون عنوان سے پوری طرح ظاہر ہے - مولانا عبدالغفار حسن صاحب نے چاہا کہ نکاح اور اس کے خطبہ کو ایک رسمی سی صورت دینے کے بجائے اس کے مفہوم اور تقاضوں کو سمجھایا جائے - دوسرا مبحث یہ ہے کہ عورت کو اسلامی معاشرہ میں نہایت احترام کا مقام حاصل ہے - ہماری رائے میں دَورِ نَو کی "بے محابا عورت کی اچھل کود ، فکر و تدبیر

بار گھٹیا خدمات کو غالب کر دیتی ہے۔ عورت کے معاملے میں بھی دو طرفہ غلو سے بچنا چاہیے۔

۳۔ حقیقتِ دعا اور رمضان المبارک۔ قیمت: ڈیڑھ روپیہ۔ رمضان المبارک کی برکات اللہ اس کی اختصاصی عبادات کی برکات اور اُن کی روشنی میں رمضان کی دعاؤں کا مستجاب ہونا، یہ اس پمفلٹ کا نفسِ مضمون ہے۔

معذرت

چند نہایت ہی اہم کتب کے لیے جگہ نہیں نکل سکی۔ بعض کتابیں اور پمفلٹ کئی ماہ سے تبصرہ کے انتظار میں ہیں۔ متعلقہ مصنفین و ناشر مطمئن رہیں۔ (ادارہ)

تحریکی کارکن رزمِ گاہِ حیات میں

سیّد مودودیؒ، پروفیسر غلام اعظم، مولانا معین الدین خٹکؒ، ڈاکٹر نذیر احمد شہیدؒ اور دیگر اکابرینِ تحریک کی تربیتی تقاریر اور مضامین پر مشتمل ایک گراں بہا مجموعہ جن کے مطالعہ سے جذبِ دروں کے ساتھ تعمیرِ فکر و سیرت کی راہیں کھلتی ہیں۔

○ کتاب کے بارے میں جناب پروفیسر غفور احمد کا تبصرہ:

"ایک ہی نشست میں اس کا مطالعہ مکمل کیا۔ اچھا انتخاب ہے۔
میں اس کی پذیرائی کے لیے دعاگو ہوں۔"

○ سادہ اور خوبصورت ٹائیٹل ○ اچھی گیٹ اپ ○ عمدہ کاغذ ○ بڑا سائز

○ ۱۲۸ صفحات قیمت ۵۰/۱۶ روپے فی نسخہ

ہول سیل خریداری پر خصوصی رعایت

حرا پبلی کیشنز۔ ۲/۱۴ فضل الٰہی مارکیٹ، اردو بازار۔ لاہور